

قسط نمبر ۴:

توہین رسالت کا شرعی حکم

مولانا ساجد خان اتکوی

فاضل دارالعلوم کراچی

گستاخ رسول فقہاء کرام کی نظر میں:

باب اول میں قرآن کریم کی آیات مقدسہ اور حضرات مفسرین کرام کے اقوال باب دوم میں سرکارِ دو جہاں ﷺ کے فرامین اور حضرات محدثین عظام کے اقوام اور باب سوم میں اجماع امت سے ہم یہ ثابت کر کے چلے آ رہے ہیں کہ گستاخ رسول دائرہ دین سے خارج اور مستحق قتل ہے، اب اس باب میں حضرات فقہاء کرام کے اقوال کو پیش کیا جائے گا جس سے یہ ثابت ہو گا کہ توہین رسالت ایسا سنگین جرم ہے کہ جو کسی بھی صورت میں قابل معافی نہیں اور اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

(۱) فتح القدیر کا حوالہ:

”کل من ابغض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بقلبه

كان مرتداً، فالسابع بطريق أولى، ثم يقتل حداً عندنا، فلا تعمل

توبته في اسقاط القتل، قالوا هذا مذهب اهل الكوفة و مالک،

ونقل عن أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه، ولا فرق بين ان يبي

ء تا نبا من نفسه او شهد عليه بذلك بخلاف غيره من المكفرات ، جا
ن الا نكار فيها توبة ، فلا تعمل الشهادة معه ، حتى قالوا يقتل
وان سب سكران ولا يعفى عنه ، والا بد في تقييده بما اذا كان
سكره بسبب محظور باشره مختارا بلا اكراه والا فهو كالمجنون ، و
قال الخطابي ولا اعلم احدا خالف في وجوب قتله^(۱)

ہر وہ شخص جو دل سے آپ ﷺ کی ساتھ بغض رکھے وہ مرتد ہے ، تو گستاخی
کرنے والا بطریق اولیٰ مرتد اور خارج از اسلام ہو گا ، پھر ہمارے احناف کے
ہاں اس گستاخ کو حد ا قتل کیا جائے گا ، لہذا توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی
سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی ، فقہاء نے لکھا ہے کہ یہی اہل کوفہ اور
حضرت امام مالک کا مذہب ہے ، اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بھی یہی مذہب
منقول ہے ، باقی وہ خود توبہ کر کے آئے یا اس کے خلاف گو اہی دی جائے
دونوں صورتیں برابر ہیں بخلاف دیگر مکفرات کے کہ ان میں جرم سے انکار
توبہ کی صورت بن جاتی ہے ، اور اس کے ہوتے ہوئے گو اہی پر عمل نہیں
کیا جاتا ، بلکہ فقہاء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کوئی نشہ کی حالت میں بھی
گستاخی کا ارتکاب کرے گا تو اسے بھی قتل کیا جائے گا اور کوئی معافی نہیں
ملے گی ، البتہ نشہ کی حالت میں یہ قید لگانا ضروری ہے کہ اس کو جو نشہ چڑھا
ہے ہو ایسی چیز سے آیا ہو جو شرعاً ممنوع ہو اور اس نے بغیر کسی کے مجبور
کرنے کے خود اپنی مرضی سے اسے لہٹایا ہو ، کیونکہ اگر یہ قیود نہ پائی جائیں تو
پھر وہ مجنون کے حکم میں ہو گا ، علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فتویٰ ایسا

معلوم نہیں کہ جس نے گستاخ رسول کے لئے قتل کے واجب ہونے میں اختلاف
ف کیا ہو۔

علامہ ابن ہمام کا فقہی مقام اور محدثانہ حیثیت کسی سے مخفی نہیں اور ان کی ”فتح القدیر“ کو
اللہ تعالیٰ کے ہاں جو قبولیت نصیب ہوئی ہے اس سے بھی اہل علم بخوبی واقف ہیں، چنانچہ آج ”فتح القدیر“
پر ”صرف ایک شرح ہی نہیں بلکہ فقہ حنفی کا ایک مستقل انسائیکلو پیڈیا ہے، ”فتح القدیر“ کی اس مذکورہ عبا
رت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں کسی بھی قسم کی معمولی سی بھی گستاخی کرے وہ دائرہ اسلام
سے خارج ہے۔

۲۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا بھی یہی مذہب ہے۔

۳۔ عند الاحناف توہین رسالت کے مرتکب کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

۴۔ اہل کوفہ اور حضرت امام لک کا بھی یہی مذہب ہے۔

۵۔ گستاخ رسول کو یہ سزا بطور حد کے دی جائے گی، لہذا اگر کوئی گستاخ توہمہ کرے تو اس کے اس توہمہ
کی وجہ سے اس کی سزائے موت معاف نہیں ہو سکتی، کیونکہ حد وود توہمہ نہیں ہو ا کرتی، البتہ عند اللہ اس
کے عذاب سے بچنے کی امید کی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس نے سچے دل سے خلوص نیت کے ساتھ توہمہ کی ہو،
لیکن اس میں اسے بہر حال قتل ہونا ہی متعین ہے۔

(۲) ... البحر الرائق کا حوالہ:

انہ لا فرق بین ردۃ وردۃ من انہ اذا اسلم ویستثنیٰ منہ مسائل . الا ولی . . الردۃ بسببہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی فتح القدیر کل من ابغض رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم

بقلبہ کا ن مرتد ا فالسب بطریق اولیٰ ثم یقتل حدا عندنا فلا تقبل توبته فی اسقاط القتل
قالوا هذا مذہب اہل الکوفۃ وما لک۔⁽²⁾

ہر قسم کا ارتداد برابر ہے کہ اگر مرتد مہلت کے تین دنوں میں اسلام کی طرف راغب ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائیگا، اور وہ سزائے موت سے بچ جائیگا، البتہ اس عمومی حکم سے چند مسائل متشکی ہیں، ان میں سے پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی بد بخت آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے مرتد ہو جائے، فتح القدیر میں لکھا ہے کہ جو آدمی آپ ﷺ کو دل سے مبنوض سمجھتا ہے تو وہ مرتد ہے گستاخی کرنے والا تو بطریق اولیٰ مرتد ہو گا، پھر ہمارے احناف کے ہاں اسے حد قتل کیا جائے گا، لہذا اگر وہ توبہ کرے تو اس توبہ کی وجہ سے اس کی سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی فقہاء نے کہا ہے کہ یہی مذہب اہل کوفہ اور امام مالک کا ہے۔

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں کہ:

مرتد کے لئے عام قاعدہ تو یہی ہے کہ اسے تین دن تک کی مہلت دی جاتی ہے اس دوران اس کے شکوک شبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے پھر اگر وہ اس دوران سوارہ مسلمان ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس کے توبہ کرنے وجہ سے اس کی سزائے موت ختم ہو جاتی ہے، اور اگر وہ اس دوران اپنے ارتداد پر برقرار رہے تو تین دن بعد اسے قتل کیا جائے گا، لیکن اس عمومی قاعدہ اور قانون سے چند مسائل ہیں، یعنی چند صورتیں ارتداد کی ایسی ہیں کہ ان میں مرتد اگر توبہ بھی کر لے تب بھی اس کی سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، اور اسے ہر حال میں قتل کیا جاتا ہے، ان میں سے پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی آقا ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کی وجہ سے مرتد ہو جائے، توبہ یہ ارتداد کی وہ صورت ہے کہ جس میں اگر یہ توبہ کر بھی لے تب بھی اسے قتل یا جائے گا، اور اس دنیاوی معاملات میں توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، پھر علامہ ابن نجیم نے اپنے اس موقف پر فتح القدیر سے دلیل پیش کی ہے جسکو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ گستاخ رسول کے لئے سزائے موت بطور حد کے ہے، اور حد و توبہ سے معاف نہیں ہوتیں۔

(۳) ... البحر الرائق کا دوسرا حوالہ:

”وقد صرح في الخلاصة والبازية بان الرا فضى اذا سب الشيخين وطعن فيهما كفر وان فضل عليا عليها فمبتدع“ (۳)

خلاصہ اور فتاویٰ بزاز یہ ہیں یہ تصریح کی گئی ہے کہ اگر کوئی را فضى حضرات شیعین (حضرات ابو بکر صدیقؓ عمر فاروقؓ) کو سب و شتم کرے اور ان دونوں حضرات پر طعنہ زنی کرے تو وہ کافر ہو جائیگا اور اگر صرف حضرت علیؓ کو ان حضرات پر فضیلت دے تو بدعتی ہو گا۔

(۴) ... الجوهرۃ النيرة کا حوالہ:

”ومن سب الشيخين او طعن فيهما كفر ويجب قتله ثم ان رجوع وتاب وجدد الاسلام هل تقبل توبته ام لا ، قال الصدر الشهيد، لا تقبل توبته واسلامه وبه اخذ الفقيه ابو الليثا السمرقند رحمة الله عليه وا بونصر الد بوسی رحمة الله عليه ومو المختار للفتوى“۔ (۴)

ترجمہ: ... جو آدمی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرات عمر فاروقؓ کو گالی دے یا ان دونوں حضرات کے بارے میں طعنہ زنی کرے تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کا قتل کرنا واجب ہو گا، پھر اگر وہ رجوع کرے اور توبہ کر کے نئے سرے سے اسلام قبول کرے تو آیا اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں (یعنی آیا اس توبہ کرنے کی وجہ سے وہ دنیاوی سزا سے بچ جائے گا یا نہیں) تو امام صدر را الشہیدؒ فرماتے ہیں کہ، اس کی توبہ اور اس کا اسلام لانا قبول نہیں، بلکہ اسے قتل ہی کیا جائیگا اور اسی قول کو فقی ابو لیث سمرقندیؒ اور امام ابو نصر دہلویؒ نے بھی اپنا یا ہے اور یہی قول اس لائق ہے کہ اس پر فتویٰ دیا جائے۔

3: (البحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج: ۱۳، ص: ۴۹۸)

البحر الرائق اور جوہرۃ نیرہ کے ان مذکورہ بالا دونوں حوالوں میں یہ صرح آئی ہے کہ اگر کوئی شخص اور بقول علامہ ابن نجیمؒ کے کوئی رافضی حضرات شیخینؒ کو سب و شتم کرے اور گالی سے یا ان مبارک ہستیوں کے بارے میں طعنہ زنی کرے تو وہ کافر ہا جائے گا، اور اس کا قتل کرنا واجب ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور از سر نو اسلام قبول کرے ہیں کہ فقیہ ابولیت سرقتیؒ اور امام ابو نصر دہلویؒ نے بھی صدر الشہید کے قول کو لیا ہے، کہ اس کی توبہ قابل قبول نہیں، اور اس کو قتل کرنا ہی متعین ہے، تو جب حضرات شیخینؒ کے گستاخ کا یہ حکم ہے تو پھر کائنات کی وہ مقدس ترین کامل و اکمل ہستی، آقائے دو عالم ﷺ جن کے طفیل حضرات شیخینؒ کو یہ مقام اور یہ رتبہ نصیب ہوا تو جو بد بخت ان آقائے یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہو گا۔

(۵) ... الاشباہ والنظائر کا حوالہ:

انما هو في مرتد تقبل توبته في الدنيا ، اما من لا تقبل توبته فانه يقتل كالردة بسبب
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم والشيخين كما قد ناه (5)

مذکورہ کلام اس مرتد کے بارے میں تھا جس کی توبہ مقبول ہے ، بہر حال وہ
جسکی توبہ قبول نہیں تو اسے قتل کر دیا جائیگا ، جیسے اس شخص کا ارتداد جو نبی
کریم ﷺ یا حضرات شیخینؒ کو سب و شتم کرتا ہو ، جیسا کہ ہم اس سے پہلے
بھی ذکر کر چکے ہیں۔

(۶) ... الاشباہ والنظائر کا دوسرا حوالہ:

كل كافر تاب فتوبته مقبولة في الدنيا والاخرة الا جماعة . الكافر بسبب انبي اصيلي
الله تعالى عليه وسلم وسبب الشيخين رضی اللہ تعالیٰ عنہ او احد ممل (6)

ہر کافر جو توبہ کرتا ہے اس کی توبہ دنیا اور آخرت میں قبول ہوگی ، لیکن
ایک جماعت ایسی ہے کہ جن کی توبہ قبول نہیں ، ان میں سے ایک وہ کافر بھی
ہے جو آپ ﷺ یا حضرت شیخینؒ یا ان میں سے کسی ایک کو سب و شتم کر
نے اور گالیاں دینے کی وجہ سے کافر ہو۔

الاشباہ والنظائر کے مذکورہ بالا چار حوالوں سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) ... جو شخص آپ ﷺ کی گستاخی کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۲) ... اسی طرح جو شخص حضرات شیخینؒ کو گالیاں دے یا برا بھلا کہے تو وہ بھی کافر ہو جاتا

ہے۔

(۳)۔ ایسے کافر کی تو بہ قبول نہیں ہوتی، لہذا اس دنیا سے ہر حال میں قتل کیا جائیگا، کیونکہ یہ سزائے موت بطور حد کے ہے اور حدود تو بہ سے معاف نہیں ہوتے۔

(۴)۔ جو شخص آپ ﷺ کی کسی طرح معمولی سی بھی تخفیف یا تنقیص کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۵)۔ نشہ کی حالت میں اگر کوئی شخص مکہ کفر کہے تو اس پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوتے، البتہ اس سے وہ آدمی متشکی ہے جو نشہ کی حالت میں سرکار دو جہاں ﷺ کی گستاخی کرے، کیونکہ ایسے آدمی پر مرتد کے احکام جاری ہوں گے، اسے قتل کیا جائے گا، اور اسے معافی نہیں ملے گی۔

(۹)۔ فتاویٰ قاضی خان کا حوالہ:

”واذعاب الرجل البني صلى الله تعالى عليه وسلم في شيء كان كافرا، وكذا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شعير فقد كفر۔ وعن أبي حفص الكبير من عاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يشعرة من شعرا ته الكريمة فقد كفر، وذكر في الاصل ان شتم النبي كفر^(۷)“

ترجمہ :- اگر کوئی شخص کسی بھی چیز میں آپ ﷺ کا عیب نکالے تو وہ کافر ہو جائیگا، اسی طرح بعض علماء نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے موئے مبارک کو شعیر (تغیر کے ساتھ برائے تخفیف یا تنقیص) کہہ دے تو وہ بھی کافر ہو جائیگا۔ امام ابو حفص کبیرؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کے مقدس بالوں میں سے کسی ایک بال میں بھی عیب نکالے گا تو وہ کافر ہو جائے گا، اور مبسوط میں ہے کہ آپ ﷺ کی گستاخی کفر ہے۔

قاضی خان کا یہ مذکورہ حوالہ لوح دل پر نقش کرنے کے قابل ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مبارک کی توہین کفر ہے جو بد بخت اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے، آپ ﷺ کی ذات گرامی میں عیب جوئی کا متلاشی رہتا ہے وہ تو بطریق اولیٰ کافر اور واجب القتل ہے۔

(۱۰)...درمختار کا حوالہ:

”وفی الا شباہ لا تصح ردۃ السكران الا الردۃ بسبب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فانه یقبل ولا یعفی عنه“ (۸)

اشباہ میں ہے کہ نشے والے آدمی کا ارتد اور درست نہیں ہو تا مگر جو ارتد اد آپ ﷺ کی
گستاخی کی وجہ سے ہو، تو وہ تسلیم ہوتا ہے، اور پھر اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

(۱۱)...درمختار کا دوسرا حوالہ:

”وجزم به فی الا شباہ واقره المصنف قانلا ومذا یقوی القول بعد م قبول توبۃ سا
ب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومو الذی ینبغی التعویل علیہ فی الافتاء والقضاء رعا
ئۃ لجانہب حضرة المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“۔ (۹)

اشباہ میں اسی قول پر جزم کیا گیا ہے اور مصنف نے بھی اس کو یہ کہتے ہوئے
برقرار رکھا ہے کہ یہ قول تقویت دیتا ہے اس قول کو کہ نبی کریم ﷺ کی
شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوگی، افتاء اور قضاء (فتو
ی دینے کے لئے اور عدالت میں فیصلہ کرنے کے لئے) اسی قول پر اعتماد کر
نا مناسب ہے، کیونکہ اس میں سرور کو نبین ﷺ کی جانب کی رعایت ہو
تی ہے۔

در مختار کے مذکورہ بالا دو حوالوں سے مندرجہ ذیل احکام ثابت ہوتے ہیں:

- (۱)... نشے کی حالت میں اگر کوئی آدمی کلمہ کہتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کافر نہیں ہوتا، ہاں جو بد بخت
اس حالت میں حضور ﷺ کی توہین کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا۔
- (۲)... جو شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

8: الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۱۲

(۳)... حضور ﷺ کی شانِ اقدس کے مناسب یہ ہے کہ قاضی حضرات عدالتوں میں فیصلہ کرتے وقت اور مفتیانِ کرام فتویٰ دینے وقت اسی قول کو اختیار کریں کہ گستاخِ رسول کی توبہ قابلِ قبول نہیں ہے

(۱۲)... تبیین الحقائق کا حوالہ:

”قوله (لا نه ينقض الايمان) یعنی علی تقدیرانہ لوکان مسلماً کان سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینقض ایما نہ“ (۱۰)

ما تن کا یہ قول کہ گستاخی اس کے ایمان کو ختم کرتی ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ گستاخی کرنے والا مسلمان ہو، تو اس گستاخی کی وجہ سے اس کا ایمان ختم ہو جائیگا

(۱۳)... درمختار کا تیسرا حوالہ:

(وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا) جماعة من تكررت ردة علی ما مرو (لکا فر بسب نبی) من الانبياء فانہ يقتل حداً، ولا تقبل توبته مطلقاً ولو سب الله تعالیٰ قبلت لا نه حق الله تعالیٰ والاول حق عبد لا يزول بالتوبة ومن شك في عذابه وكفره كفرو تمامه في الدرر فی فصل الجزية (۱۱)

ہر وہ مسلمان جو ارتداد اختیار کرتا ہے تو اس کی توبہ مقبول ہوتی ہے مگر ایک جماعت ایسی ہے کہ ان کی توبہ قابلِ قبول نہیں، اور یہ وہ لوگ ہیں جو بار بار ارتداد اختیار کرتے ہیں، اور اس طرح وہ آدمی جو انبیاءِ کرام میں سے کسی نبی کی گستاخی کرنے کی وجہ سے مرتد ہو جائے (یعنی اس کی توبہ بھی قابلِ قبول نہیں) پس اسے بطور حد قتل کیا جائیگا اور اس کی توبہ کسی بھی صورت میں مقبول نہیں، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور پھر توبہ کرے تو اس صورت میں اس کی توبہ مقبول ہے، کیونکہ اس میں یہ خا

10: تبیین الحقائق، کتاب السیر، باب العشر والخراج والجزية، ج: ۹، ص: ۴۵۹

11: الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد ج: ۳، ص: ۳۱۸

لص الله کا حق ہے، اور پہلی صورت میں وہ بندے کا حق ہے، جو کہ توبہ سے زائل نہیں ہو سکتا، اور جو شخص ایسے گستاخ کے کافر اور مغضب ہونے میں شک کرے، تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے، اور اس کی پوری تفصیل درر کے فصل الجزیہ میں مذکور ہے۔

(۱۴)...در مختار کا چوتھا حوالہ:

ومن نقص مقام الرسالة بقوله بان سبه صلى الله تعالى عليه وسلم او بفعله بان بغضه بقلبه قتل حدا . كما مرا للتصريح به ^(۱۲)

اور جو شخص اپنے کسی قول سے مقام رسالت کی تنقیص کرے، اس طور سے کہ آپ ﷺ کی گستاخی کرے، یا اپنے کسی فعل سے جیسے دل سے آپ ﷺ سے بغض رکھے تو اسے حد اقل کیا جائیگا، جیسا کہ اس کی صراحت گزر چکی ہے۔

(۱۵)...فتاویٰ شامی کا پہلا حوالہ:

والحاصل انه لا شك ولا شبهة في كفر شاتم انبي صلى الله تعالى عليه وسلم وفي استباحة قتله وهو المنقول عن الائمة الاربعة ^(۱۳)

حاصل کلام یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گستاخ کے کفر میں اور اس کے قتل کے مباح ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، اور یہی مذہب ائمہ اربعہ سے منقول ہے۔

(۱۶)...فتاویٰ شامی کا دوسرا حوالہ:

12: الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۱۸

13: رد المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۳، ص: ۳۱۸
© rasailojaraid.com

فانه يقتل حدا ، یعنی ان جزاء ، القتل علی وجه کونہ حد اولذا عطف علیہ قولہ
ولا تقبل توبته الا ن الحد لا یسقط بالتوبة فهو عطف تفسیر و افاد انه حکم الدنیا اما عند
الله تعالیٰ فی مقبولة کما فی البحر⁽¹⁴⁾

پس اس گستاخ کو حد ا قتل کیا جائیگا اس کی یہ سزائے موت بطور حد کے ہے
اسی وجہ سے اس پر مصنف کے اس قول کا عطف کیا ہے کہ ولا تقبل توبہ کہ
اس کی توبہ قبول نہیں ہے ، کیونکہ حد و توبہ سے ساقط نہیں ہوتے پس یہ
عطف تفسیری ہے اور یہ گستاخ کا دنیوی حکم ہے (کہ دنیا میں توبہ قبول نہیں
اور اسے قتل ہی کرنا متعین ہے کیونکہ یہ حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں
ہوتا) اور بہر حال (آخرت میں) اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی توبہ قبول ہوگی
(اگرچے دل سے کی ہو) جیسا کہ بحر میں ہے

علامہ شامیؒ کا تفقہ اظہر من الشمس ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ”رد المحتار“ کو علماء
کے ہاں جو قبولیت نصیب ہوئی ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں، ہم نے ان کے فتاویٰ شامی سے جو دو حو
الے اور علامہ حصکفیؒ کے در مختار سے جو دو حوالے نقل کئے ہیں ان سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے
ہیں :

(۱)۔ توہین رسالت کی وجہ سے جو بد بخت مرتد ہو جاتا ہے اس کی توبہ بالکل قبول نہیں ہوتی جیسا کہ علامہ
موصوفؒ نے فرمایا کہ ”ولا تقبل توبۃ ملقاء“

(۲)۔ گستاخ رسول کو قتل کرنا بطور حد کے ہے ، جیسا کہ علامہ موصوفؒ کی عبارت ”فانه يقتل حدا“
سے معلوم ہوتا ہے۔

(۳)۔ حد و توبہ سے ساقط نہیں ہوتیں ، اس کی طرف علامہ شامیؒ نے ”لان الحد الا یسقط بالتوبۃ“
کہہ کر اشارہ فرمایا ہے۔

(۴)۔ گستاخ رسول کے کافر اور معذب ہونے میں جو آدمی شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اس کی طر
ف علامہ شامیؒ نے اپنی عبارت ”ومن شک فی عذابه وکفره کفر“ کہہ کر اشارہ کیا ہے۔

(۵)... گستاخ رسول کا یہ حکم ائمہ اربعہ کے ہاں متفق علیہ ہے، یہ بات علامہ شامی کی عبارت ”ومو المنقول عن الائمة الاربعة“ سے ثابت ہوتی ہے۔

(۶)... گستاخ رسول کی توبہ کے قبول نہ ہونے کا تعلق دنیوی احکامات کے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ کہ ہاں اس کی توبہ قبول ہوگی بشر بشر طیکہ اس نے خلوص نیت سے توبہ کی ہو۔ دنیوی احکامات کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کی وجہ سے اس سزائے موت ساقط نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حد ہے اور حد و توبہ سے ساقط نہیں، ہاں، آخر دی احکامات میں مقبول ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا، اس بات کی طرف علامہ موصوف نے اپنی عبارت ”وافاد انه حکم الدنيا اما عند الله تعالى فهي مقبولة كما في

البحر“ میں ارشادہ کیا ہے۔

(۱۷)... فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ:

”سمعت بعضا منهم يقول اذا لم يعرف الرجل ان محمد ا صلى الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء عليهم وعلى نبيا عليهم وعلى نبيا السلام فليس بمسلم كذا في البيهقي، قال ابو حفص الكبير كل من اراد بقلبه بغض نبى كفر“

(الفتاوى الهندية، كتاب السير مطلب في موجبات الكفر، انواع منها ما يتعلق بالايان والاسلام، ج: ۲، ص: ۲۸۰)

ترجمہ: ... میں نے ایک عالم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی شخص کو یہ پتہ نہ ہو کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے یتیم نای کتاب میں اسی طرح مذکورہ ہے، ابو حفص کبیر فرماتے ہیں کہ: جس شخص کے دل میں کسی نبی سے بغض ہو تو وہ کافر ہے۔

(۱۸)... فتاویٰ خیریہ کا حوالہ:

”الا اذا سب الرسول صلى الله عليه وسلم او واحد من الانبياء عليهم الصلوة السلام فانه يقتل حدا، ولا توبة اصلا سوا، كان بعد القدر عليه او الشهادة او جاء تا نبا من قبل نفسه كالمزندق فانه حد وجب فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور فيه خلاف لاحد، لانه حق تعلق به حق العبد فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الامميين، وكحد القذف لا يزول بالتوبة

ترجمہ: ... ہاں جب حضور ﷺ یا دیگر انبیاء کرامؑ میں سے کسی نبی کی کتاخی کرے تو اسے حدا قتل کیا جائے گا، اور اس کی توبہ بالکل قابل قبول نہیں، خواہ اس سے پکڑ لیا جائے اور شہادت بھی مل جائے، یا خود تائب ہو کر آجائے، یہ زندیق کی طرح ہے، اور یہ واجب شدہ حد ہے جو توبہ سے ساقط نہیں ہوتی، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا حق ہے جس کے ساتھ بندہ کا حق متعلق ہو گیا ہے، لہذا یہ توبہ سے ساقط نہیں ہوگا، جس طرح کہ انسانوں کے دیگر حقوق توبہ ساقط نہیں ہوتے، اور جس طرح کہ حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

(۱۹) ... فتاویٰ خیریہ کا دوسرا حوالہ:

” قلنا اذا شتمه عليه الصلوة والسلام سكران لا يعفى ويقتل حدا ، وهذا مذهب ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه والامام الاعظم والشورى واهل الكوفة و المشهور من مذهب مالك واصحابه ، قال الخطابي رحمه الله عليه ، لا اعلم احدا من المسلمين اختلف في وجوب قتله اذا كان مسلما ، وقال السحنون المالكى رحمه الله اجمع العلماء على ان شاتمہ كافرا ، وحكمه القتل ومن شك في عذبه وكفره كفر ، قال الله تعالى (ملعونين اينما ثقفوا اخذوا وقتلوا تفتيلا سنة الله) (الاحزاب الاية) وروى عبد الله بن موسى بن جعفر عن علي بن موسى عن ابيه عن جده عن محمد بن اعلى بن الحسين وعن حسين بن علي عن ابيه انه صلى الله عليه وسلم قال من سب نبيا فاقتلوه ، ومن سب اصحابي فاضربوه ، وارضى الله تعالى عليه وسلم بقتل كعب بن الاشرف بالانذار ، وكان يوذيه صلى الله تعالى عليه وسلم وكذا امر بقتل ابي رافع اليهودي ، وكذا امر بقتل ابن خطل بهذا وكان متعلقا باستار الكعبة ودلائل المسئلة تعرف في كتاب الصارم المسلول على شاتم الرسول ل انتهي ، وفي الاشباه كل كافر تاب فتوبته مقبولة في الدنيا والاخرة الا جماعة الكافر بسب نبي وبسب الشيخين او احد مما وبالسحروا لزندقة الى آخر ما فيه ، والمسئلة مقررة مشهورة في الكتب غنية عن الاطناب والاحاطة فيها وجوب قتل مثل هذا الشقي المشهور في حق مثل هذا النبي الجليل ، وان كان قد تاب وجدد الاسلام والله اعلم “

(فتاویٰ خیر یہ لطائف خیر الرطی رحمۃ اللہ علیہ ، ج: ۱، ص: ۱۰۲)۔

ترجمہ: ... ہم کہتے ہیں جب کوئی مدہوش (شراب وغیرہ سے مست) آ ﷺ کو گالی دے تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا، اور حدا قتل کا ی جا یگا، یہ سیدنا صدیق اکبرؓ، حضرت ﷺ اور لکھنؤ کے رفقاء کا

مشہور مذہب بھی یہی ہے، علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ میں کسی ایک مسلمان کو بھی نہیں جانتا جس نے گستاخ رسول کے قتل کے جوہ میں اختلاف کیا ہو، علامہ سخون مالکیؒ فرماتے ہیں کہ: امت کے سب علماء کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کا فر ہے، اور اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، اور جو اس کے معذب اور کا فر ہونے میں شک کرے وہ بھی کا فر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ان پر پھنکار بر سائی گئی، جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب کٹڑے کٹڑے کر دیئے جاویں) عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے علی بن موسیٰ سے انھوں نے اپنے باپ سے بذریعہ اپنے دادا کے انھوں نے محمد بن علی بن حسین سے اور اسی طرح حسین بن علیؑ (دوسری سند) سے روایت کیا ہے کہ: نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی نبی کی گستاخی کرے اسے قتل کر دو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے مارو اور آپ ﷺ نے کعب بن اشرف کو بغیر تنبیہ کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور وہ آپ ﷺ کو اذیت دیتا تھا، اسی طرح آپ ﷺ نے ابو رافع یہودی کو قتل کرنے کا حکم دیا، اسی طرح گستاخی کے جرم میں آپ ﷺ نے ابن خطل کے قتل کا حکم دیا حالانکہ وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا، مسئلہ کے دلائل ”الصارم المسلول“ سے معلوم کئے جاسکتے ہیں کتاب الاشباہ میں ہے کہ ہر کا فر جو توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، مگر ایسے کا فروں کی توبہ مقبول نہیں جو کسی نبی، شیخین، یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دیکر کا فر ہو جائے، اسی طرح جادوگر اور زندیق کی توبہ بھی قبول نہیں، کتاب میں آخر تک اور بھی مذکور ہے، یہ مسئلہ کتابوں میں مشہور ہے لمبی بحثوں کی ضرورت نہیں، خلاصہ کلام یہ کہ ایسے بد بخت اور جرمی کا قتل واجب ہے، جو ایسے جلیل المرتبت نبی کے حق میں بکواس کرتا ہے اگرچہ وہ توبہ بھی کرے اور تجدید اسلام بھی کرے۔

فتاویٰ خیریتہ کے مندرجہ بالا دو حوالوں سے مندرجہ ذیل احکامات ثابت ہوتے ہیں۔

(۱)۔ جو شخص حضور ﷺ یا باقی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اس کی سزا یہ ہے

کہ اسے قتل کیا جائے۔

(۲) ... گستاخ رسول کی یہ سزائے موت بطور حد کے ہے، لہذا اگر وہ توبہ کرے تو اس توبہ کی وجہ سے اس کی سزائے موت ختم نہیں ہو سکتی۔

(۳) ... نشہ کی حالت میں بھی اگر کوئی شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرے گا، تو اسے بھی معافی نہیں ملے گی بلکہ اسے بھی حد ا قتل کیا جائے گا۔

(۴) ... بقول علامہ خطابیؒ گوئی مسلمان ایسا نہیں جس نے گستاخ رسول کے (اگر وہ مسلمان ہو) قتل کے وجوب میں اختلاف کیا ہو۔

(۵) ... علامہ سخون مالکیؒ فرماتے ہیں کہ:

امت کے سب علماء کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کا فرہے، اور اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، اور جو اس کے معذب اور کا فر ہونے میں شک کرے وہ بھی کا فر ہے۔

(۶) ... نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی نبی کی گستاخی کرے اسے قتل کرو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے مارو، اسی گستاخی کے جرم میں آپ ﷺ نے کعب بن اشرف، ابو رافع یہودی اور ابن خطل کے قتل کا حکم دیا۔

(۲۰) ... مجمع الانهر کا حوالہ:

وما اذا سبه عليه والصلوة والسلام او واحد من الانبياء مسلم لوسكران وانه يقتل حدا . ولا توبة له اصلا تنجيه من القتل سواء بعد القدرة عليه والشيها داة او جاء تا نبا من قبل بفسه كالزندق لا نه حد وجب فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور خلافة لا نه حد تعلق به حق العبد وفي البرازية من شك في عذابه وكفره فقد بخلاف ما اذا سب الله تعالى ثم تاب لا نه حق الله تعالى -

(مجمع الانهر، کتاب السیر، فصل فی بیان احکام الحزیه، ج: ۴، ص: ۳۶۵)

ترجمہ: ... اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ یا دیگر انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شائے میں گستاخی کرے اگرچہ وہ حالت نشہ میں کیوں نہ ہو تو اسے حد ا قتل کیا جائیگا، اور کسی بھی صورت میں اس کی توبہ قبول نہیں، کہ توبہ کی وجہ سے وہ قتل ہو جائے یا نہ ہو، برابر ہے کہ وہ کافر ہو یا مسلمان اور شہادت کے بعد توبہ کرے یا خود

بخود تائب ہو کر آجائے (دونوں صورتوں میں اسے قتل سے نجات نہیں مل سکتی)
(جیسا کہ زندیق کا یہی حکم ہوتا ہے، کیونکہ اس کی یہ سزائے موت بطور حد اس
پر واجب ہو چکی ہے، لہذا یہ توبہ سے ساقط نہیں اور اس کے خلاف کا تو تصور ہی
نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ ایک ایسی حد ہے کہ جس کے ساتھ بندہ کا حق متعلق ہو چکا
ہے، اور فتاویٰ بزاز یہ میں ہے کہ جو شخص گستاخ رسول کے معذب اور کافر ہو
نے میں شک کرے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے، بخلاف اس صورت کے کہ وہ اللہ
تعالیٰ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور پھر توبہ کرے، کیونکہ یہ خالص اللہ تعالیٰ
کا حق ہے۔

(۲۱) ... در الحکام شرح غرر الاحکام کا حوالہ:

”وا ما اذا سبه او واحد من الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين مسلم فا
نه يقتل حدا ولا توبة له اصلا، بعد القدرة عليه والشهادة او جاء تائبا من قبل نفسه كالز
نديق لانه حد وجب فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور خلاف لاحد لانه حق تعلق به حق العبد
فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الامميين وكحد القذف لا يزول بالتوبة بخلاف ما اذا
سب الله تعالى ثم تاب لانه حق الله تعالى ولان النبي صلى الله عليه وسلم بشرو لبشر
جنس تلحقه لمعة الا من اكرمه الله تعالى والباري تعالى منزله عن جميع المعاييب بخلاف
الارتداد لانه معنى ينفرد به المرتد، ولكونه حق الغير، قلنا اذا دشمته سكران لا يعفى و
يقتل ايضا حدا، وهذا مذمب ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه والا مام الا عظم والثو
رى وامل الكوفة والمشهور من مذمب مالک واصحابه، قال الخطابي لا اعلم احدا من
المسلمين اختلف في وجوب قتله اذا كان مسلما وقا لسحنون المالكي رحمة الله عليه، اجمع
العلماء على ان شاتمہ کافر، وحكمه القتل، ومن شك في عذابه وكفره كفر كذا في الفتاوى
البرزانية “

(رد الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب المجاد ما تسقط به الحزیه، ج: ۳، ص: ۴۰۸)۔

ترجمہ: ... بہر حال اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ یا باقی انبیاء کرام میں سے کسی
نبی کی شان میں گستاخی کرے تو اسے بطور حد شرعی قتل کیا جائیگا، اور اس کی توبہ
بالکل قبول نہیں ہوگی، چاہے گرفتاری اور شہادت کے بعد توبہ کرنے یا خود بخود
تائب ہو کر آجائے، دونوں صورتوں کا حکم ایک جیسا ہے، جیسا کہ زندیق کا حکم
ہوتا ہے، کہ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور پھر توبہ کرے،

اس میں کسی کے اختلاف کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہ ایک ایسا حق ہے کہ جسکے ساتھ بندہ کا حق متعلق ہو گیا ہے، لہذا وہ توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتا جس طرح کہ انسانوں کے باقی حقوق کا معاملہ ہوتا ہے کہ وہ توبہ سے ساقط نہیں ہوا کرتے، اور اسی طرح یہ حد قذف کی طرح ہے کہ جو توبہ سے ساقط نہیں ہوتی، برخلاف اس صورت کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے اور پھر توبہ کرے کیونکہ یہ خالص اللہ کا حق، اور گستاخ رسول کی توبہ اس وجہ قابل قبول نہیں کہ آپ ﷺ ایک بشر ہیں اور بشریت ایک جنس ہے جس کو عار لاحق ہو سکتا ہے، مگر وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ عزت و شرف سے سرفراز فرمائے (جیسا کہ حضور ﷺ کی ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے دو جہاں کی عزت و شرف سے سرفراز فرمایا ہے) جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے اور بخلاف عام مرتد کے کہ اس کا ارتداد اس کے نفس تک محدود ہوتا ہے، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی گستاخی کرتا ہے تو اسے بھی معاف نہیں کیا جائیگا، بلکہ بطور حد شرعی کے قتل کیا جائیگا یہی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور امام اعظمؒ امام ثورؒ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے اور مشہور قول کے مطابق حضرت امام مالکؒ اور ان کے تلامذہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ میں کسی ایک مسلمان کو بھی نہیں جانتا جس نے گستاخ رسول کے قتل کے وجوب میں اختلاف کیا ہو، اگر وہ مسلمان ہو، علامہ سخون ماکلیؒ فرماتے ہیں، کہ امت کے سب علما کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کا فر ہے، اور اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، اور جو اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، فتاویٰ بزاز میں بھی اسی طرح تحریر ہے۔

”مجمع الاخر“ اور ”درر الکام“ کے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں :

۱۔ گستاخ رسول کی سزا یہ ہے کہ اسے حد اقل قتل کیا جائے اور اس زمانے میں یہی قول مفتی بہ ہے۔

۲۔ اگر حاکم وقت مناسب سمجھے تو گستاخ رسول کو زندہ بھی جلا سکتا ہے۔

۳۔ کسی بھی صورت میں اس کی توبہ قبول نہیں، کہ توبہ کی وجہ سے وہ قتل ہو جانے سے بچ سکے، برابر ہے کہ وہ گرفتار اور شہادت کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تابیب ہو کر آجائے دونوں صورتوں میں اسے قتل سے نجات نہیں مل سکتی جیسا کہ زندیق کا یہی حکم ہوتا ہے۔

۴۔ جو شخص اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت امام اعظمؒ حضرت ابو ذرؓ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے اور مشہور رسول کے مطابق حضرت امام مالکؒ اور ان کے تلامذہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(۲۲) ... بدائع الصنائع کا حوالہ:

و کذلک لو اکره علی سب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فخطوبیا له رجل آخر اسمہ محمد فسبه بذلک لا یصدق فی الحکم و یحکم بکفرہ لانہ اذا خطوبیا له رجل فہذا طانع فی سب النبی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم قال عنیت بہ غیرہ فلا یصدق فی الحکم و یصدق فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ لانہ یحتمل کلامہ و لو لم یقصد بالسب رجلاً آخر فسب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوکا فر فی القضاء و فیما بینہ بین اللہ جل شانہ . و لو لم یخطر بیل لہ شیء لا یحکم بکفرہ و یحمل علی جہۃ الاکراہ علی الکفر تا ما مر ، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ، ہذا اذا کان الاکراہ علی الکفر تا ما ، فاما اذا کان ناقصا یحکم بکفرہ لانہ لیس بمکرہ فی الحقیقہ لانہ ما فعلہ للضرورة بل لدفع الغم عن نفسه و لو قال کان قلبی مطمئنا بالایمان لا یصدق فی الحکم لانہ خلاف الظاہ مرکا لطانع اذا اجرى الکلمۃ ثم قال کان قلبی مطمئنا بالایمان و یصدق فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ

(بدائع الصائع، کتاب الاکراہ، فصل فی بیان الحکم ما یقع علیہ الاکراہ، ج: ۱۶، ص: ۵۰)۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ حضور ﷺ کی گستاخی کرے پھر اس آدمی کے دل میں ایک دوسرے آدمی کا خیال آیا جس کا نام محمد تھا اور اس نے اس کو گالی دی، اور پھر اس کا اقرار بھی کیا تو دنیوی احکامات میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس کے کفر کا حکم لگایا جائیگا، کیونکہ جب اس کے دل میں دوسرے آدمی کا خیال آیا تو بہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اپنے نبی محمد ﷺ کی گستاخی کرنے پر رضامند ہے پھر جب بعد میں یہ کہتا ہے کہ محمدؐ سے مراد میری حضور ﷺ نہیں بلکہ وہ دوسرا آدمی تھا، تو دنیوی احکامات میں اس کی اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا کلام اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ محمدؐ سے مراد وہ دوسرا آدمی ہو، اور اگر گالی دے وقت اس کے دوسرے آدمی کا قصہ نہ

ﷺ ہی کو گالی دی تو دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے اعتبار سے کافر ہو جائیگا، اور اگر اس کے دل کسی بھی چیز کا خیال نہ آیا تو پھر اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائیگا، اور اس کو اکراہ پر محمول کیا جائیگا، یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ جب اسے مکمل طور سے کفر پر مجبور کیا جائے، لیکن اگر مکمل طور سے نہیں بلکہ ناقص کفر پر مجبور کیا گیا تو پھر مذکورہ تمام صورتوں میں اس کے کفر کا حکم لگایا جائے گا، کیونکہ اس صورت میں حقیقتاً کفر نہیں ہے، اور اس نے ضرورت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے غم دور کرنے کے لئے ایسا کیا ہے، اگر وہ یہ کہے کہ گالی دیتے وقت میرا دل ایمان پر مطمئن تھا تو اس کے اس قول کی دنیوی احکامات میں تصدیق نہیں کی جاسکتی، کیونکہ یہ خلاف ظاہر ہے، اور یہ تو اس طرح ہے کہ کوئی آدمی خوشی سے گستاخی کرے اور پھر یہ کہے کہ میرا دل ایمان پر مطمئن تھا، ہاں اخروی احکامات اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی تصدیق کی جائیگی۔

(۲۳) ...تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ کا حوالہ:

فہو کا فر یجب قتله با تفاق الامة ولا تقبل توبته و سلامه فی اسقاط القتل سواء تاب بعد القدرة علیه و لشهادة علی قتله او جاء تابا من قبل نفسه لانه حذو جب ولا تسقطه التوبة كسائر الحدود . و ليس سبه صلى الله تعالى عليه وسلم كالارتداد المقول فيه التوبة لان الارتداد معنى ينفرده المرتد لا حق فيه لغیر دمن الادميين فقبلت توبته ومن سب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تعلق به حق الادمي ولا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الادميين ، فمن سب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او احد من الانبياء صلوات الله عليهم وسلامه فانه يكفر ويوجب قتله ثم ان ثبت على كفر ولم يتب ولم يسلم يقتل كفرا بلا خلاف وان تاب واسلم فقد اختلف فيه و المشهور من المذهب القتل حدا وقيل يقتل كفرا في الصرتين

تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ، کتاب الشرک، باب الردۃ والشعیر، ج: ۲، ص: ۱۸۸۔

گستاخی کرنے والا کافر ہے باتفاق امت اس کا قتل کرنا واجب ہے، اور اس سے سزائے موت کے ساقط کرنے کے لئے اس کے توبہ کرنے اور اسلام قبول کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگر ہے کہ اگر فتاویٰ اور اس کے خلاف گواہیاں ہو جانے کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تائب ہو کر آجائے، کیونکہ اس کی سزائے موت بطور حد کے ہے، جو توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی، جس طرح کہ باقی مہم تو ہم نے ساقط نہیں کرتے۔ ﷺ کی شان میں گستا

فی اس طرح کا ارتداد نہیں جس میں توبہ قبول ہوتی ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ (یعنی عام ارتداد اور توہین رسالت کی وجہ سے مرتد ہونے میں فریہ ہے کہ) ارتداد ایک ایسی چیز ہے کہ جس کا تعلق مرتد کے اپنے نفس کے ساتھ ہے، اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کا اس کے ساتھ کوئی حق متعلق نہیں ہوا کرتا، اس وجہ سے مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے، اور جو آدمی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو اس کے ساتھ انسانوں کا حق متعلق ہو جاتا ہے، لہذا توبہ سے اس کا یہ جرم ساقط نہیں ہو سکتا جس طرح کہ انسانوں کے عام حقوق صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوتے، لہذا جس آدمی نے حضور ﷺ یا باقی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کی تو وہ کافر ہو جائے گا، اور اس کا قتل کرنا واجب ہو جائیگا پھر اگر وہ اپنے اس کفر پر برقرار رہا اور اس نے توبہ بھی نہیں کی اور اسلام بھی قبول نہیں کیا تو بغیر کسی اختلاف کے اس کو قتل کیا جائیگا، لیکن اگر یہ توبہ کر کے اسلام قبول کرے تو اس صورت میں فقہاء کا اختلاف ہے، مشہور قول کے مطابق اسے پھر بھی حد اقل کیا جائیگا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں صورتوں میں اسے کفر اقل کیا جائیگا۔

(۲۴)... الفقہ الاسلامی وادلتہ کا حوالہ:

و جمع العلماء کما قال القاضی عیاض فی الشفاء علی وجوب قتل المسلم اذا سب النبی اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقوله تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسوله لعنهم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لهم عذابا مہینا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، اباب التعمیر، التعزیر بالنقل سیاسۃ، ج: ۸- ص: ۹۴۰)۔

قاضی عیاضؒ نے ”الشفاء“ میں فقہاء کرام کا اس مسلمان کے قتل کرنے کے وجہ ب پر اتفاق نقل کیا ہے، جو آپ ﷺ کی گستاخی کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ”کہ بیشک جو آپ ﷺ کی گستاخی کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ل کہ بیشک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲۵)... الفقہ الاسلامی وادلتہ کا دوسرا حوالہ:

وا ما من سب الله تعالى او النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او احد امن الملائكة او الانبياء فان كان مسلما قتل اتفافا واختلف هل يستتاب اولاً، والمشهور عند المالكية عدم الاستتابة

(الفقہ الاسلامی وادلتہ شرط صحیحہ الردۃ، الاول العقل، ج: ۸، ص: ۵۵۸۸)

جو شخص اللہ تعالیٰ کو یا نبی کریم ﷺ یا فرشتوں میں سے کسی فرشتے کو یا انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو گالی دیتا ہے، تو اگر وہ مسلمان ہو تو با اتفاق ائمہ اسے قتل کیا جائیگا البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائیگا یا نہیں؟ مالکیہ کے مشہور قول کے مطابق اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

(۲۶)... الاستذکار کا حوالہ:

قال اسحاق قد اجمع المسلمون ان من سب الله عز وجل او سب رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم او دفع شيئا مما انزل الله او قتل نبيا من انبياء الله تعالى انه كافر بذلك وان كان مقرى بكل ما انزل الله

(الاستذکار لابن عبد البر، کتاب صلوۃ الجماعۃ، باب اعادۃ الصلوۃ مع الامام)

امام اسحاق کا قول ہے کہ مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے، یا اللہ کے رسول ﷺ کی گستاخی کرے یا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیزوں میں سے کسی بھی شے کو رد کرے، یا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو قتل کرے، تو بیشک وہ آدمی مذکورہ کاموں کی وجہ سے کافر ہو جائیگا، اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام چیزوں کو اقرار بھی کرتا ہو۔

الاستذکار فقہ مالکی کی مسند ترین کتاب ہے علامہ ابن عبد البر کا فقہی مقام اور علمی تفوق اہل علم سے مخفی نہیں، مذکورہ حوالہ میں علامہ نے امام اسحاق - کا بہت اہم قول نقل فرمایا ہے کہ توہین رسالت کی وجہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ دین کے تمام امور کا اقرار کرتا ہو، اور کسی بھی حکم کا منکر نہ ہو، لیکن توہین رسالت کا جرم اتنا سنگین ہے کہ اس کی وجہ سے وہ بہر حال کافر ہو جائیگا۔

(۲۷)... کتاب الامہ کا حوالہ:

وعلى ان احد منكم ان ذكر محمد صلى الله تعالى عليه وسلم او كتاب الله عز وجل او دينه بما لا ينبغي ان يذكره به فقد برئت منه ذمة الله ثم ذمه امير المؤمنين وجميع المسلمين ونقض ما عطي عليه الا ما ن وحل لا مير المؤمنين ماله ودمه كما تحل اموال اهل الحرب ودماء هم.

کتاب الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اذا اراد الامام ان يكتب كتاب صلح على الحزبية كتب بسم الله الرحمن الرحيم، ج: ۴، ص: ۱۹۳ -

یعنی مسلمان حاکم جب ذمیوں کے لئے صلح کی تحریر لکھے تو اس میں بھی لکھے کہ اگر تم سے کوئی حضرت محمد ﷺ یا اللہ تعالیٰ کی کتاب یا اللہ کا دین کا تذکرہ نامناسب الفاظ سے کے ساتھ کرے گا تو اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اور پھر امیر المؤمنین اور سب مسلمانوں کا ذمہ ختم ہو جائیگا، اور جس بات پر اسے امان دیا گیا تھا وہ ٹوٹ جائیگا، اور امیر المؤمنین کے لئے اس کا مال اور خون حلال ہو جائیگا، جیسے کہ حریوں کا مال اور خون حلال ہے۔

(۲۸)... لمغنی کا حوالہ:

ومن سب الله تعالى كفر سواء كان ما زحوا او جاوا وكذا لك من اسهزا با الله تعالى او با يا ته او برسله او كتبه قال الله تعالى (ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل ابا الله وَا يا ته ورسوله كنتم تستهزون لا تعذروا قد كفرتم بعد ايمانكم) وينبغي ان لا كيفي من الها ذي بذ لك بمجرد الاسلام حتى يودب ادبا يزجره عن ذلك فانه اذا لم يكتف ممن سب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتوبة فمن سب الله تعالى اولى

(المغنی لابن قدامة، کتاب قتال اهل البیعی، فصل سب اللہ تعالیٰ، مسئلۃ اذا تعلق المسلمون علی امام، ج: ۸، ص: ۱۰)

جو شخص اللہ تعالیٰ کو گالی دے وہ کافر ہو جائے گا خواہ مزاح میں دے یا سمجھ بوجھ کر دے، اسی طرح وہ آدمی بھی کافر ہو جائیگا جو اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کی آیات یا اللہ تعالیٰ کے رسولوں یا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں کا مذاق اڑا دے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہیں گے کہ ہم تو بات چیت کرتے تھے، اور دل لگی، تو کہہ کیا اللہ سے اور اس کے حکموں سے اور اس کے رسولوں سے تم غصے کر

اور مناسب یہ ہے کہ مذاق اور تمسخر کرنے والے سے صرف اسلام کا مطالبہ کرنے کو کافی نہ سمجھا جائے بلکہ اسے ایسی سزا دی جائے جو اسے ایسا کرنے سے روک دے، کیونکہ جب حضور ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو صرف توبہ کرنے کی وجہ سے نہیں چھوڑا جاتا (بلکہ ہر حال میں قتل کیا جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو تو بطریق اولیٰ نہیں چھوڑا جائیگا۔

گستاخی کا مفہوم:

نبی کریم ﷺ کی ادنیٰ سی بے ادبی، توہین و تنقیص، تحقیر و استخفاف خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ، بالفاظ صریح ہو یا بانداز اشارہ و کنایہ، ارادی ہو یا غیر ارادی، بنیت تحقیر ہو یا بغیر نیت تحقیر کے یہ تمام صورتیں گستاخی میں شامل ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی ذات گرامی، آپ کی صفات و عادات، اخلاق و اطوار، آپ کے اسماء گرامی اور ارشادات اور آپ سے متعلقہ کسی بھی چیز کی ادنیٰ اور معمولی سی تحقیر یا اس میں کوئی عیب نکالنا بھی گستاخی اور موجب کفر ہے۔

ہر وہ شخص جو حضور ﷺ کی ذات اقدس میں عیب اور نقص کا متلاشی ہو آپ کے اخلاق و کردار، عظمت و سیرت، خصائل واد صاف حمیدہ نسب پاک کی طہارت و پاکیزگی اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کی عظمت و حرمت کی طرف کسی و خامی اور عیب منسوب کرتا ہو تو نہ صرف یہ کہ ضلالت و گمراہی، تاریکی و ظلمت کی وادی میں بھٹکنا اس کا مقدر بن جاتا ہے بلکہ اس کے منحوس و جو دے اس زمین کو پاک کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے یہی وجہ سے کہ فقہاء کرام ایسے بد بخت کے واجب القتل ہونے پر متفق ہیں۔

چنانچہ حضرت امام ملکؒ فرماتے ہیں:

من سب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم او شتمه او عابه او تنقصه قتل مسلما كان او كفرا ولا يستتاب (الشفاء، ج ۲، ص: ۱۳۴)۔

جس شخص نے آپ ﷺ کو گالی دی یا آپ کی طرف عیب منسوب کیا یا آپ کی شان اقدس میں تحقیر و تنقیص کا ارتکاب کیا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کیا جائیگا اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

اسی طرح حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ :-

كل من شتم النبي او تنقصه مسلما كان او كافرا فعليه ال قتل“ (الصارم السلول، ص: ١٢)

ترجمہ: ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کو سب و شتم کرے یا آپ کی تنقیص و تحقیر کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اس کو قتل کرنا واجب ہے۔

چنانچہ فقہاء کرام نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ ہر وہ قول و فعل جو آپ ﷺ کے حضور میں موہم تحقیر ہو یا جس سے آپ ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو وہ گستاخی کے ضمن میں شامل ہے۔ گویا گستاخی کے مفہوم میں انتہا عموم ہے، اور اس سے صرف وہ خاص معنی مراد نہیں جسے ہمارے عرف میں گالی کہتے ہیں۔ ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ کا مطلب ہی یہ سب کہ خدا کے بعد کوئی ہے تو نبی پاک ﷺ کی ذات گرامی ہے تو پھر معاملہ انتہائی نزاکت کا ہے خوب سمجھ لینا چاہئے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آیا شریعت مطہرہ نے توہین اور گستاخی کی کوئی تعریفی حد بندی کی ہے یا اسے عوامی رواجات پر چھوڑا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت نے اسے عوامی رواجات پر چھوڑا ہے کہ عرف اور رواج میں جن افعال اور اقوال کو توہین سمجھا جائے گا ان پر گستاخی کے احکامات کا نفاذ ہو گا، چنانچہ امام ابن تیمیہؒ ”الصارم المسلم“ میں فرماتے ہیں کہ:-

اذا لم يكن للسب حد معروف في اللغة ولا في الشرع فامرجع فيه الى عرف الناس
فما كان في العرف سباً فهو سب للنبي --- فكل ما عده الناس شتماً او سباً او تنقصاً فانه
يجب به القتل " الصارم الملول ، ص : ٣٩٦ -

ترجمہ :- سب (برا بھلا کہنا) کی لغت کی زبان میں اور نہ شریعت کی اصطلاح میں کوئی تعریف کی گئی ہے۔ بلکہ اس میں اصل مدار لوگوں کا عرف ہیے عرف اور رواج میں جسے گالی کہا جائے وہ اللہ کے رسول کے لئے بھی گالی سمجھی جائے گی۔۔۔۔۔۔ لہٰذا لوگ جسے گالی، نازیبا جملہ یا توہین تصور کریں، وہ لفظ اگر کسی سے اللہ کے رسول کی شان میں سرزد ہو گا تو شاہد رسول ہونے کے سبب اس کی سزا قتل ہوگی۔

البتہ یہاں پر ہم چند فقہاء کرام کے ارشادات نقل کرتے ہیں جس سے قارئین باسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مفہوم کس قدر وسیع ہے لہذا ہر دم یہ خیال ملحوظ خاطر رہنا چاہئے کہ مبادا کوئی شخص اس حدیث کو اس طرح تفسیر نہ کرے کہ اس میں عداوت اور ایمان

سے ہاتھ دھونا پڑے۔ اس گئے گزرے زمانے میں مسلمان کے پاس اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف ایمان ہے پھر اگر اس کو بھی نبی پاک ﷺ کی شان میں کوئی ہلکی سی بے ادبی کر کے گنوا بیٹھے تو پھر دونوں جہانوں کا خسارہ مقدر بن جائے گا۔

”ان جميع من سب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او عا به او الحق به نقصا في نفسه او نسبه دينه او خصلة من خصا له او عرض به او شبه بشىء على طريق السب له او لا زرا عليه او التصغير لسا نه او الغض منه والعيب له فهو سب له“ (اشفاء ج: ۲، ص: ۱۳۳)

ترجمہ: جو شخص آپ ﷺ کو گالی دے (العیاذ باللہ) یا آپ ﷺ پر عیب لگائے یا آپ ﷺ کی ذات گرامی یا آپ کے نسب یا آپ کے دین یا آپ کی عادات میں سے کسی عادت کی طرف نقص اور کمی کی نسبت کرے یا آپ ﷺ پر تعریض کرے یا بطریق گستاخی آپ ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دے یا آپ کو ناقص کہے یا آپ کی شان کو کم کرے یا آپ ﷺ پر یا آپ کی کسی بات پر عیب لگائے تو وہ آپ ﷺ کا گستاخ کہلائے گا۔

اسی طرح مزید گفتگو کرتے ہوئے قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں کہ:

وكذلك من لعنه او دعا عليه او تمنى مضرة له ، او نسب اليه مالا يليق بمنصبه على طريق الذم او عيب في جهته العزيزة بسخف من الكلام ومجرو منكر من القول وزور او عبره بشىء مما جرى من البلاء والمحنة او غمضه ببعض العوارض البشرية الجائزة المعهودة لديه “اشفاء، ج: ۲، ص: ۱۳۳۔

ترجمہ: اسی طرح جو شخص آپ ﷺ پر لعنت کرے (العیاذ باللہ) یا آپ کے حق میں بد دعا کرے یا آپ کے لئے کسی ضرر اور تکلیف کی آرزو کرے یا آپ کی طرف کسی ایسی شے کی نسبت کرے جو آپ کی شان کے لائق نہ ہو اور اس کا مقصد آپ کی برائی کرنا ہو یا آپ ﷺ کی شان میں بیہودہ کلام کرے آپ کو برا کہے، یا جھوٹ کہے یا آپ ﷺ پر جو مصائب اور سختیاں آئیں ہیں ان کی وجہ سے آپ ﷺ کو لاحق ہوئے ان کی بناء پر آپ کی قدر کو کم کرے یہ سب صورتیں گستاخی میں شامل ہیں

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

وكد لك اقول حكم من غمصبه او عبره برعانة الغنم او السهو او النسيان او السحر. او ما اصابه جرح او مزيمة لبعض جيوشه او اذى من عدوه او شدة في زمته بالميل الى نسا نه فحكم هذا كله لمن قصد به نقصه القتل “ (الشفاء، ج: ۲، ص: ۱۳۶) -

ترجمہ: اسی طرح میں کہتا ہوں کہ جو شخص آپ ﷺ کو حقیر جانے یا آپ ﷺ کو بکریوں کا چرانے والا، سہو و نسیان اور جادو کے حملے یا آپ پر مصائب و شدائد کے نزول یا ازواج مطہرات کے ساتھ آپ ﷺ کے حسن سلوک کے حوالوں سے آپ ﷺ کو عار دلانے تو ان سب باتوں کا حکم یہ ہے کہ جو شخص ان سب باتوں میں کسی سے بھی آپ ﷺ کی ذات میں نقص نکالنے کا ارادہ کرے وہ قتل کیا جائے گا۔

(۲)۔ حضرت ابن وہب نے امام مالکؒ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ:

من قال ان رداء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و يروى زرد النبي و سخر ارا دبه عيبه قتل - الشفاء، ج: ۲، ص: ۱۳۳۔

ترجمہ: جو شخص ہے کہے کہ نبی کریم ﷺ کی چادر یا آپ ﷺ کی قمیص کا بن گند اور میلا ہے اور اس سے اس کا ارادہ آپ ﷺ کی حقیر کا ہو تو اسے قتل کیا جائے گا۔

(۳)۔ احمد بن سلیمانؒ کا قول ہے کہ: من قال ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اسود يقتل الشفاء، ج: ۲، ص: ۱۳۵۔

ترجمہ: جو شخص یہ کہے کہ بنی کریم ﷺ کا رنگ سیاہ تھا اسے قتل کیا جائے گا۔

(۴)۔ فقہاء اندلس کا فتویٰ:

قاضی عیاضؒ نے ”الشفاء“ میں فقہاء اندلس کا ایک متفقہ فیصلہ ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: فقہاء اندلس نے بالاتفاق ابن حاتم طلیطل کے قاتل اور سولی دینے کا فتویٰ دیا تھا کیونکہ اس کے خلاف یہ گواہی دی گئی تھی کہ اس نے آپ ﷺ کا استغناء کیا اور منظرہ کے دور ان آپ ﷺ

کو یتیم اور حضرت علیؑ کا سر کہا ہے اور اس اک خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ کا زہد اختیاری نہیں تھا (بلکہ آپ کو دنیوی نعمتیں میسر ہوتیں تو آپ انھیں استعمال کرتے۔

اور چونکہ ابن حاتم کا یہ بکو اس سراسر آپ ﷺ کی گستاخی تھی اس وجہ سے فقہاء اندلس نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔

(۵)۔ امام قاضی خانؒ فرماتے ہیں کہ:

قال بعض العلماء لو قال لشعر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شعير فقد كفر

فتاویٰ قاضی خان، ج: ۴، ص: ۸۸۲۔

ترجمہ: اگر کسی شخص نے حضور ﷺ کے بال مبارک کو شعر کہنے کے بجائے شعر (صیغہ تغیر کے ساتھ) کہا تو کافر ہو جائے گا۔

(۶)۔ فتاویٰ بزاز یہ میں ہے کہ اگر کسی نے یوں کہا کہ حضور ﷺ کا یہ معمولی تھا کہ جب بھی کھانا کھا لیتے تو اس کے بعد آپ اپنی انگلیاں صاف کرتے سننے والے نے بطور اہانت کے کہا کہ یہ ادب کے منافی ہے تو یہ کہنے والا کافر ہو جائیگا۔ فتاویٰ بزاز، ج: ۶، ص: ۳۲۸۔

(۷)۔ خلاصہ الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ ناخن ترشوانا سنت ہے سننے والے نے بطور اہانت و گستاخی کے کہا کہ ٹھیک ہے سنت ہے مگر میں ناخن نہیں ترشوانا تو یہ شخص کافر ہو جائیگا، خلاصہ الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۳۸۶۔

(۸)۔ فتاویٰ بزاز یہ میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے حدیث مبارک سنی پھر اس کے بعد حقارت اور استخفاف کے انداز میں کہے کہ اس طرح کی احادیث میں نے بہت سنی ہوئی ہیں تو یہ کہنے والے کافر ہو جائے گا۔ فتاویٰ بزاز، ج: ۴، ص: ۸۶۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر وہ قول و فعل جو صراحتہ تو درکنار صرف اس سے یہ شائبہ تک بھی نکلتا ہو یہ حضور ﷺ کی شان اقدس کے خلاف ہے یا اس سے بے ابی اوپر استخفاف کا پہلو نکلتا ہے تو وہ گستاخی کے زمرے میں شامل ہو گا اسی طرح ہر وہ چیز جس کا حضور ﷺ کے ساتھ رابطہ و تعلق ہے اس کے متعلق ادنیٰ سی بے ادبی بھی گستاخی ہونے کی وجہ سے غرمن ایمان کو خاکستر کر سکتی ہے، اس لئے کمال ادب اور محتاط

پہلو یہی ہے کہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ ایسے قول و فعل سے بچا جائے جو بارگاہ نبوت کے ادب اور تقدس کے خلا ف ہو اس لئے کہ۔

ادب گاہیت زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

فصل دوم:

نیت کا مسئلہ

دوسرا اہم سوال جو اس ضمن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر بالفرض کسی شخص سے ایسے کلمات صادر ہو جائیں یا وہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھے جو حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے زمرے میں آتا ہو، لیکن اس کی نیت اپنے اس قول یا فعل آپ کی شان میں گستاخی کی نہیں تھی بلکہ بغیر نیت کے غیر ارادی طور پر اس سے ایسا سرزد ہوا ہے، تو آیا اس پر گستاخ کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس دنیا کے احکام کے اعتبار سے اس پر گستاخ کے احکام جاری ہوں گے یعنی وہ واجب القتل اور سزائے موت کا مستحق ٹھہرے گا کیونکہ نیت اور ارادہ نہ ہونے کی رعایت اگر مل جائے تو پھر پر گستاخ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائے گا کہ میرا ارادہ گستاخی اور اہانت کا نہیں تھا، اور نہ ہی میری ایسی نیت تھی، لہذا تو بین رسالت کے انداد کے لئے اور اسے کلیۃ ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس جرم عظیم کے ارتکاب میں کسی گستاخ کی نیت اور قصد وارادے کا بالکل اعتبار نہ کیا جائے اور یہی جمہور فقہاء کرام اک مذہب ہے ذیل میں ہم چند فقہاء کرام کے حوالے نقل کرتے ہیں، جن سے صاف ظاہر ہو گا کہ گستاخی رسول مین نیت کا کوئی اعتبار نہیں کسی کی نیت گستاخی کی ہو یا نہ ہو، لیکن اس سے اگر ایسے اعمال و افعال صدور ہو گا جو گستاخی کے ضمن میں آسکتے ہیں تو وہ سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

(۱) علامہ اسماعیل حقیؒ، تفسیر روح البیانؒ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

واعلم انه قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا اوبى نبي كان من الانبياء كفر سوا
اه فعله فاعل ذلك استحل لام فعله معتقدا بحرمة ليس بين العلماء خلاف في ذلك و
لقصد للسب اعدم القصد سواء اذ لا يعذر احد في الكفر بها لجها لة ، والا بد عوى زلل اللسان
، اذا كان عقله في فطرته سليما “ تفسیر روح البیان ، ج: ۳، ص: ۳۹۴۔

ترجمہ: ... جان لیجئے! کہ امت کا اجماع ہے کہ جو شخص ہمارے نبی ﷺ یا اور انبیاء کرامؑ میں سے کسی بھی نبی کا استخفاف کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، خواہ اسے حلال کا قصد کرے یا نہ کرے کوئی فرق نہیں، کیونکہ جہالت کی وجہ سے کفر کرنا کوئی عذر نہیں ہے، اور نہ ہی زبان کا پھسل جانا کوئی عذر ہے، جبکہ اس کی عقل صحیح ہو۔

(۲) ... امام شہاب الدین خفاجی ”نسیم الریاض“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”المداد فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصود والنبیات ولا نظر لقرائن حالہ - بن “ نسیم الریاض شرح الشفاء، ج: ۴، ص: ۴۲۶۔

ترجمہ:-: ... توہین رسالت کی وجہ سے کفر کا حکم لگانے کا مدار ظاہری الفاظ پر ہے توہین کرنے والے کی نیت اور ارادے کو نہیں دیکھا جائے گا اور نہ ہی قرآن حال کو دیکھا جائیگا۔

مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ توہین کرنے والے کو ہر حال میں سزا دی جائیگی، اور اس کی نیت کا دک ٹی اعتبار نہیں ہے کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائیگا کہ میری نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

(۳) ... امام ابن تیمیہ ”الصارم السلول“ میں فرماتے ہیں کہ:-

”فاذا کان الاذی والا ستخفاف الذی یحصل فی سوء الادب من غیر قصد صاحبہ یکون کفرا . فالاذی والا ستخفاف المقصود المتعمد کفر بطریق اولی“
الصارم السلول، ص: ۴۸۔

ترجمہ:-: ... جب ایسی تکلیف اور استخفاف جو بغیر نیت اور ارادے کے ہونے کے باوجود سوء ادب میں داخل اور کفر ہے تو پھر جو استخفاف اور ایذا قصد اور ارادہ و نیت سے ہو تو وہ بطریق اولیٰ کفر ہو گا۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں استخفاف کرنا یا آپ ﷺ کو اہت دینا اگر بغیر ارادہ کے ہونے کے باوجود کفر ہے تو پھر جو شخص اپنے ارادہ اور قصد سے شان اقدس ﷺ کی گستاخی کرے گا تو وہ بطریق اولیٰ کافر ہو گا گویا امام موصوف اس بات کے قائل ہیں کہ بغیر نیت اور ارادے کے بھی اگر کوئی آپ ﷺ کی گستاخی کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اور یہی ہمارا مدعی ہے۔

(۴)۔ اسی طرح امام تیمیہؒ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

”وقد دلت هذه الآية على ان كل من تنقص رسوا لله صلى الله تعالى عليه

وسلم جا دا اوها زالا فقد كفر“ الصارم السلول، ص: ۳۲ -

ترجمہ:۔۔۔ اور آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس نے بھی حضور ﷺ کی تنقیص اور اہانت کی خواہ قصد اور نیت کر کے کی یا ہنسی مذاق میں (بغیر نیت گستاخی کے) بہر صورت وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۵)۔ امام تیمیہؒ ”الصارم السلول“ میں ایک تیسری جگہ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”فقد اتفقت نصوصي العلماء جميع الطوائف على ان التنقص له كفر مبيح للدم وهم في استنابته على ما تقدم من الخلاف ولا فرق في ذلك ان يقصد عيبه ولا زرا به اولا زرا به اولا يقصد عيبه لكن المقصود شيء آخر حصل السب تبعا له اولا يقصد شينا من ذلك بل يهزل ويمزح او يفعل غير ذلك“ الصارم السلول، ص: ۳۸۶ -

ترجمہ:۔۔۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کی تنقیص کرنے والا کافر اور مباح الدم ہے البتہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں؟ تو اس میں فقہاء کا وہی اختلاف ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس نے آپ ﷺ کی عیب جوئی اور گستاخی کی نیت کی تھی یا نیت اور ارادہ گستاخی کا نہیں تھا بلکہ مقصود کوئی اور چیز تھی اور گستاخی کے ضمن میں پائی گئی، یا یہ کہ سرے سے کوئی ارادہ ہی نہیں تھا، بلکہ ہنسی مذاق کر رہا تھا بہر حال تینوں صورتوں کا حکم ایک ہے کہ وہ سزا دے موت کا مستحق ہو جائے گا۔

(۶)۔ مشہور فقیہ ابو بکر حصاصؒ ”احکام القرآن“ میں فرماتے ہیں کہ:

”فاطلع الله نبيه على ذلك فاخبر ان هذا القول كفر منهم على اي وجه فالوه من جد وهزل فدل على استواء حكم الجاد والهازل في اظها ركلمة الكفر“ احکام القرآن، ج: ۳، ص: ۲۰۸

ترجمہ:۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بات پر مطلع فرما دیا کہ ان منافقوں کا یہ کہنا کفر ہے (مراد انہما کنائخ و نعلب، و رة التوبة آیت: ۶۵ ہے) خواہ وہ شعوری طور پر (یعنی نیت اور ارادے سے) کہے یا ہنسی مذاق میں (بغیر گستاخی کی نیت کے) کہے۔ لہذا آیت انہما کفر کے دلیل ہے کہ کلمہ کفر کے اظہار میں

شعور والے (یعنی جو نیت اور قصد سے کلمہ کفر کہے) اور ہنسی مذاق والے (جو بغیر نیت و ارادہ کے کہے) دونوں کا حکم برابر ہے۔

(۷)... شیخ العرب والجمع حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب ”اپنی مایہ ناز تصنیف“ ”الشہاب الثاقب“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے، الشہاب الثاقب، ص: ۲۰۰۔

(۸)... امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری ”اپنی مایہ ناز تصنیف“ ”اکفار الملحدین“ میں فرماتے ہیں کہ:

ہنسی دل لگی اور کھیل و تفریح کے طور پر کلمہ کفر کہنے والا قطعاً کافر ہے، نہ اس کی نیت کا اعتبار ہے نہ عقیدہ کا۔

رد المحتار، جلد سوم، ص: ۳۹۳ پر علامہ شامی رحمہ اللہ بحر فرماتے ہیں: حاصل یہ ہے کہ جو شخص زبان سے کوئی کلمہ کفر کہتا ہے خواہ ہنسی مذاق کے طور پر یا کھیل و تفریح کے طور پر یہ شخص سب کے نزدیک کافر ہے اس میں اس کی نیت یا عقیدہ کا کوئی اعتبار نہیں (اس لئے کہ یہ دین کے ساتھ اسہل ہے جو بجائے موجب کفر ہے) جیسا کہ فتاویٰ خانیہ میں اس کی تصریح ہے۔
اکفار الملحدین، ص: ۱۴۴۔

(۹)... حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب ”تفسیر معارف القرآن“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: اگرچہ صحابہ کرام سے یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ بالقصد کوئی ایسا کام کریں جو آپ ﷺ کی ایذا کا سبب بنے، لیکن بعض اعمال و افعال جیسے تقدیم اور رفع صوت اگرچہ بقصد ایذا نہ ہو، پھر بھی ان سے ایذا کا احتمال ہے اس وجہ سے ان کو مطلقاً ممنوع اور معصیت قرار دیا ہے، تفسیر معارف القرآن، ج: ۸، ص: ۱۰۲۔

حضرت مفتی صاحب ”کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر وہ عمل جس سے ایذا کا احتمال ہو، اس میں قصد اور عدم قصد دونوں برابر ہے، اور ہر حالت میں ایسا عمل ممنوع اور معصیت ہے یعنی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری نیت حضور ﷺ کو ایذا دینے کی نہیں تھی، کیونکہ دربار رسالت میں جرم گستاخی کا ارتکاب ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں نیت اور عدم نیت دونوں برابر ہے۔

مفسرین، محدثین اور فقہاء فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے کسی حکم یا اس کے رسول کے ساتھ
تمسخر کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ خواہ اس نے ایسی بات سنجیدگی سے کی ہو یا محض دل لگی سے۔

معالم العرفان، ج: ۹، ص: ۳۴۱۔

حضرت صوفی صاحبؒ اور اس سے پہلے بھی بعض حوالجات میں یہ عبارت آئی ہے کہ، گستاخی کرنے والا یہ
عمل سنجیدگی سے کرے یا محض دل لگی اور ہنسی مذاق میں دونوں کا حکم برابر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ
گستاخی کی نیت اور ارادے سے وہ عمل کرے یا گستاخی کے ارادے اور قصد کے بغیر دونوں صورتوں میں کا
فر اور واجب القتل ہو جائیگا، کیونکہ بغیر ارادہ اور قصد کے سنجیدگی نہیں ہوتی، سنجید ہو کر کوئی کام اسی
وقت ہوتا ہے کہ آدمی دل سے اس کام کے کرنے کی نیت اور قصد کرے، لہذا مذکورہ بالا حوالوں سے یہ
بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ توہین رسالت کا جرم ایسا ہے کہ اس نیت اور عدم نیت دونوں برابر ہیں
وہ نیت کر کے قصد اور ارادے سے گستاخی کرے یا بغیر نیت گستاخی کے اس سے یہ فعل سرزد ہو جائے
دونوں کا حکم ایک ہے۔

فصل ثالث

گستاخی رسول کی سزائے موت بطور حد ہے

گستاخ رسول سے متعلق مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ توہین رسالت کے مجرم کو جو سزائے
موت دی جاتی ہے اس کی نوعیت کیا ہے؟ آیا یہ سزائے موت کفر کی وجہ سے ہے؟ یا سزا ہے؟ یا بطور
حد ہے؟

جہور فقہاء کرام کا مذہب یہ ہے کہ گستاخ رسول کی سزائے موت بطور حد ہے اور حدود کے
بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ حدود توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی، بلکہ دنیوی احکام میں اسے بہر حال قتل کیا جا
یگا، ہاں اگر اس نے سچے دل سے خلوص نیت کے ساتھ توبہ کی ہو تو آخرت کے عذاب سے بچ جائیگا۔

یہاں پر ہم چند فقہاء کرام کے حوالے ذکر کرتے ہیں جنہوں نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ گستاخ
رسول کی سزائے موت بطور حد ہے، لہذا اس پر حدود سے متعلق مسائل کا اجراء ہو گا۔

”کل من ابعض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بقلبه كان مرتدا فإلسا ب بطريق اولی ثم یقتل حدا عندنا فلا تعمل توبته فی اسقاط القتل قالوا هذا مذهب اهل الكوفة ومالك نقل عن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالى عنه “فتح القدير، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج: ۱۳، ص: ۲۹۰

ترجمہ: ... ہر وہ شخص جو دل سے آپ ﷺ کے ساتھ بغض رکھے تو وہ مرتد ہے، تو گستاخی کرنے والا تو بطریق اولیٰ مرتد ہوگا، پھر ہمارے احناف کے ہاں اس گستاخ رسول کو حد اقل کیا جائے گا لہذا توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی یہ سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، فقہاء نے لکھا ہے کہ یہی اہل کوفہ اور حضرت امام مالک کا مذہب ہے، اور حضرت صدیق اکبرؓ سے بھی یہی مذہب منقول ہے۔

(۲) علامہ شوکانی کا فرمان:

علامہ شوکانی ”نمل الاوطار“ میں امام ابو بکر فارسی کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ونقل ابو بکر الفارسی احد ائمة اشافعية فی ”کتاب الاجماع“ ان من سب النبی صلی الله تعالى عليه وسلم بما هو قذف صریح کفر یا تنفاقی العلماء، فلو تاب لم یسقط عنه القتل، لانه حد قذفه القتل، وحد القذف لا یسقط بالتوبة “نمل الاوطار، کتاب حد شارب الخمر، باب من صرح یسب النبی ﷺ ج: ۸، ص: ۲۱۳

ترجمہ: ... امام ابو بکر فارسی جو ائمہ شافعیہ میں سے ہیں انھوں نے ”کتاب الاجماع“ میں نقل کیا ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی توہین کرے وہ تمام ائمہ کے ہاں کافر ہے، اگر وہ توبہ بھی کر لے تب بھی بھی اس کی یہ توبہ اس سے سزائے موت کو ساقط نہیں کر سکتی، کیونکہ یہ ایک ایسی حد قذف ہے جس کی سزا اقل ہے، اور حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

(۳) ... علامہ ابن نجیم کا قول:

علامہ ابن نجیم اپنی کتاب ”البحر الرائق“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: ... پھر ہمارے احناف کے ہاں گستاخ رسول کو حد اقل کیا جائے گا لہذا توبہ کرنے کی وجہ سے اس کی سزائے موت ساقط نہیں ہو سکتی، فقہاء نے کہا ہے کہ اہل کوفہ اور حضرت امام مالک کا مذہب ہے۔

(۴) ... علامہ حصکفی کا قول:

علامہ حصکفی اپنی مشہور کتاب ”الدر المختار“ میں فرماتے ہیں کہ:

”ومن نقص مقام الرسالة بقوله بان سبه صلى الله تعالى عليه وسلم او

بفعله بان بغضه بقلبه قتل حدا . كما مر التصريح به “ الدر المختار ، كتاب الجهاد ،

ترجمہ : ... جو شخص اپنے کسی قول سے مقام رسالت کی تنقیص کرے ، بایں طور کہ آپ ﷺ گستاخی کرے ، یا اپنے کسی فعل سے جیسے دل سے آپ ﷺ سے بغض رکھے تو اسے حد ا قتل کیا جائے ، جیسے کہ اس کی صراحت گزار چکی ہے۔

(۵) علامہ شامی کا قول : ایک جگہ پر علامہ شامی گستاخ رسول پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

”فانه يقتل حدا یعنی ان جزاء ه القتل على وجه كونه حدا . ولذا عطف عليه قوله ولا تقبل توبته لا ن الحد لا يسقط بالتوبة “ در المختار ، كتاب الجهاد ، باب المرتد ، ج : ۳ ، ص : ۳۱۸

ترجمہ : ... پس اس گستاخ کو حد قتل کیا جائیگا ، یعنی اس کی سزائے موت بطور حد کے ہے ، اسی وجہ سے اس پر مصنف کے اس قول کا عطف کیا ہے کہ ولا تقبل توبته کہ اس کی توبہ مقبول نہیں ہے ، کیونکہ حدود توبہ سے ساقط نہیں ہوتیں۔

(۶) ... امامہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا فرمان :

”كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب نبي من الانبياء . فانه يقتل

حدا ولا تقبل توبته مطلقا “ در مختار ، ج : ۳ ، ص : ۳۱۸ -

ترجمہ : ... ہر مسلمان جو مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے سوائے اس کافر کے جو انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے تو اسے حد ا قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ کسی بھی صورت میں مقبول نہیں ہے۔

(۷) ... علامہ خیر الرملى رحمۃ اللہ علیہ کا قول :

”الا اذ اسب الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم اووا حدا من الانبياء عليهم

الصلوة والسلام فانه يقتل حدا “ فتاوى خيريه ، ج : ۱ ، ص : ۱۰۲۔

ترجمہ : ... ہاں جب حضور ﷺ یا باقی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے تو اسے حد ا قتل کیا جائے گا۔

(۸) ... صاحب مجمع الانهر علامہ شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

”و اما اذا سبه عليه الصلوة والسلام او واحد من انبياء مسلم ولو سكران فانه يقتل حدا ولا توبة له اصلا“ مجمع الانهر، کتاب السير، فصل فی بیان احکام الحزیه، ج: ۴، ص: ۳۶۵

ترجمہ: ... اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ یا باقی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ حالت نشہ میں کیوں نہ ہو تو اسے حد ا قتل کیا جائیگا، اور کسی بھی صورت میں اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

(۹) ... علامہ محمد بن فراموز ملا خسرہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

”قلنا اذا شتمه سكران لا يعفى ويقتل ايضا حدا، وهذا مذهب ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه والامام الاعظم والثوري واهل الكوفة والمشهور من مذهب مالك واصحابه“ ذرر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الجهاد، ماتسقط به الحزیه، ج: ۳، ص: ۴۰۸

ترجمہ: ... ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نشے کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی گستاخی کرے گا اسے معافی نہیں ملے گی بلکہ اسے بھی حد ا قتل کیا جائیگا، (جس طرح کہ حالت نشہ میں نہ ہونے کی صورت میں گستاخی کرنے والے کو حد ا قتل کیا جاتا ہے) اور یہی حضرت صدیق اکبرؓ کا مذہب ہے، امام اعظمؒ، حضرت ثورےؒ اور اہل کوفہ سے بھی یہی مذہب منقول ہے، اور حضرت امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا مشہور مذہب بھی یہی ہے۔

(۱۰) علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا قول:

فهو كما فريجب قتله با تفاق الامة ولا تقبل توبته واسلامه في اسقاط القتل سواء تاب بعد القدرة عليه وشهادة على قوله او جاء تابا من قبل نفسه لانه حد وجب ولا تسقطه التوبة كسائر الحدود، تنقيح الفتاوى الحامدية، کتاب الشرکة، باب الردة والتعزير، ۲: ص: ۱۸۸

ترجمہ: ... تو بہن رسالت کا مرتکب کافر ہے اور باتفاق امت اس کو قتل کرنا واجب ہے اور اس سے سزائے موت کے ساقط کرنے کے لئے اس کی توبہ کرنے اور اسلام قبول کرنے کا کوئی اعتبار نہیں، برابر ہے کہ گرفتاری کے بعد اور اس کے خلاف گواہیاں ہونے کے بعد توبہ کرے یا خود بخود تائب ہو کر آجائے کیونکہ اس کی یہ سزائے موت بطور حد کے ہے جو توبہ سے ساقط نہیں ہو سکتی، جس کے باقی حدود تو

(۱) ... علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فرمان:

”وقد استدل بقصة ابن خطل طائفة من الفقهاء على ان من سب النبي صلى الله تعالى
لى عليه وسلم من المسلمين يقتل وان اسلم حدا“ الصارم السلول، ص: ۱۰۸۔

ترجمہ: ... فقہاء کرام کی ایک جماعت نے ابن خطل کے قصے سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان تو
ہین رسالت کرے تو اسے حد ا قتل کیا جائیگا، اگرچہ وہ بعد میں مسلمان کیوں نہ ہو جائے۔

مذکور بالا حوالجات سے یہ بات بالکل صاف ظاہر ہوتی ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کے لئے سز
ائے موت بطور حد کے ہے، لہذا اگر کوئی گستاخ تو بہ کر بھی لے تب بھی اس کے تو بہ کرنے کی وجہ سے
اس کی سزائے موت ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ حدود تو بہ سے معاف نہیں ہوتیں اور یہی محققین احناف کا مذ
ہب ہے، چنانچہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے جامعہ دارعلوم کراچی کے استاذ الحدیث و نائب مفتی استاذ
ی المکرم حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ:

یہ بات بھی خوب ثابت ہو گئی کہ ایسا بد گراہی بد گوئی اور اپنے کفر سے صحیح تو بہ کر لے تب
بھی اکثر علماء فقہاء اور محدثین کے نزدیک اس کا اسلام تو قبول ہو جائے گا مگر بد گوئی اور رسول اللہ ﷺ
پر تہمت لگانے کی وجہ سے اس کی سزائے قتل ہر گز معاف نہ ہوگی، اسلام لانے کے باوجود بطور حد
کے قتل کیا جائے گا (جیسا کہ عام انسانوں کو لگائی جانے والی تہمت پر قذف کہ وہ بھی تو بہ سے معاف
نہیں ہوتی،) احناف کے اکثر جلیل القدر علماء کا یہی مذہب ہے۔

(اسلام و مسلمان اور رشدی سلمان ص: ۸۹)